



مستعار چہرے

ایک ذہنی وقفہ

خود بننے سے پہلے ہم باقی سب بن جاتے ہیں۔

والدین۔

استاد۔

دوست۔

باس۔

شریکِ حیات۔

دنیا شناختیں بانٹنے میں فراخ دل ہے۔

وہ ہزاروں بنے بنائے روپ پیش کرتی ہے کہ ہمیں کیا بننا چاہیے۔

ایک اچھا بیٹا۔

ایک باعزت آدمی۔

ایک کامیاب پیشہ ور۔

ایک قابلِ بھروسا شوہر۔

انعام صاف ظاہر ہیں۔

تائید۔

پذیرائی۔

اپنائیت۔

قیمت کم دکھائی دیتی ہے۔

فاصلہ۔

اُس کے بیچ کا فاصلہ جو تم ہو اور جو تم بن کر دکھاتے ہو۔
 جب میں کم عمر تھا تو اداکاری حیرت انگیز حد تک کامیابی جیسی دکھائی دیتی تھی۔
 میں نے ڈھلنا سیکھا۔
 کھپ جانا سیکھا۔
 ہر کمرے میں وہی زبان بولنا جس کی وہاں توقع ہو۔
 یہ ایک ایسی صلاحیت تھی جس نے عمر بھر میرے لیے دروازے کھولے۔
 مگر ہر مستعار چہرہ اپنے ساتھ ایک چھوٹا سا قرض لایا۔
 ایسا قرض جو اصلیت دے کر چکایا گیا۔
 ایک ایک ٹکڑا کر کے۔
 کچھ ڈرامائی نہیں۔
 کوئی تباہی نہیں۔
 گٹاؤ چپ چاپ ہوتا رہا۔
 جیسے پانی پتھر کی شکل بدل دیتا ہے۔
 جیسے برس یقین کی شکل بدل دیتے ہیں۔
 پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو سمجھ آتا ہے کہ زیادہ تر لوگ ناکامی کے جال میں نہیں پھنستے۔
 وہ کامیابی کے جال میں پھنستے ہیں۔
 کامیابی غلط راستے کو چھوڑنا مشکل بنا دیتی ہے۔
 تالیاں گواہی بن جاتی ہیں۔
 کارنامے ثبوت بن جاتے ہیں۔
 کردار شناخت بن جاتا ہے۔
 اور آخر کار نقاب کی دیکھ بھال اُسے پہننے والے سے زیادہ ہونے لگتی ہے۔
 یہ ادراک اچانک نہیں آیا۔

ٹکڑوں میں آیا۔

برسوں میں۔

ملکوں میں۔

رشتوں میں۔

خاموشی کے لمبے وقفوں میں۔

مگر بنیاد بہت پہلے رکھی جا چکی تھی۔

وہ اُن ابتدائی برسوں میں رکھی گئی جب میں نے سیکھا کہ قبولیت یوں کائی جا سکتی ہے کہ آدمی وہی بن جائے جس کی دوسروں کو ضرورت ہو۔

دنیا نے تالیاں بجائیں۔

نقاب پہلا پہولا۔

چہرہ انتظار کرتا رہا۔

صبر سے۔

اپنے بولنے کی باری کا۔

فرڈیننڈو

Gillette ← PDF، مریض کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus · نقشے ·
رابطہ